بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

سنہ ۸ر ہجری میں پیش آنے والے بعض غزوات اور سرایا کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 12/ ستمبر 2025ء (۱۲/ تبوک ۱۴۰۴ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد

أَشۡهَدُ أَنۡ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ أَمَّا بَعۡدُ فَأَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

غزوۂ حنین کے حوالے سے ذکر کر رہا تھا، اِس کی مزید تفصیل یوں ہے کہ جنگِ حنین میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے لشکروں کے نازل کیے جانے کا ذکر ملتا ہے، جنہیں فرشتوں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مفسّرین اور سیرت نگاروں نے اِس جنگ میں فرشتوں کے نزول پر مختلف بحثیں کی ہیں۔ صحیح روایت سے ثابت ہے کہ فرشتے جنگ میں عملاً شریک ہوئے۔ البتہ یہاں یہ ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ نصرت کے لیے تو ایک ہی فرشتہ کافی تھا، تو ہزاروں فرشتے کیوں نازل ہوئے۔ امام ابنِ کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے فرشتوں کا نزول اور مسلمانوں کو اِس کی اطلاع بطورِ خوشخبری تھی، ورنہ اللہ اِس کے بغیر بھی اپنے دشمنوں کے خلاف مسلمانوں کی مدد کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہ بات بیان فرمائی ہے کہ قرآن میں فرشتوں کی مدد کی خوشخبری کا واقعہ ہے تاکہ مومنوں کے دلوں کو ٹھنڈک پہنچے اور معرکے میں اُنہیں کوئی ڈر نہ ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن میں مومنوں سے وعدہ کیا اور اُنہیں خوشخبری دی کہ وہ پانچ ہزار فرشتوں سے اُن کی مدد کو آئے گا۔ اِس عدد کو زیادہ کر کے اِس لیے دکھایا تاکہ اُن کیلئے خوشخبری ہو۔

دشمن کی شکست اور فرار کے بارے میں پہلے یہ تفصیلات بیان ہو چکی ہیں کہ بنو ھوازن جو فی الحقیقت عرب کے طاقتور ترین قبائل میں سے ایک تھا، جن کا یہ دعویٰ تھا کہ آج تک محمد (ﷺ) کا

مقابلہ کسی جنگجو قوم سے ہوا ہی نہیں، ہم سے مقابلہ ہو گا تو ہم بتائیں گے کہ جنگ کیا ہوتی ہے۔ وہ تھوڑی ہی دیر میں شکست کھا کے بھاگے اور اپنے بیوی بچوں اور مال مویشی کی کسی کو خبر نہ رہی۔ ھوازن کے راہِ فرار اختیار کرنے کے باوجود ثقیف قبیلہ کے جنگجو ڈٹے رہے اور نہایت دلیری سے لڑتے رہے، یہاں تک کہ اُن کے ستّر لوگ مارے گئے۔ اُن کا سب سے آخری عَلَمبر دار عثمان بن عبد اللہ تھا، جب وہ قتل ہوا، تو پھر ثقیف بھی بھاگ گئے۔

اِس جنگ میں چار صحابہؓ شہید ہوئے۔ اِن کے نام ہیں: حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا کے بیٹے ایمن بن عُبَیدؓ۔ سُراقہ بن حارثؓ، یزید بن زمعہؓ اور چوتھے حضرت ابو عامرؓ تھے۔ ایک راوی بیان کرتے ہیں کہ جب کفّار کو شکست ہو گئی اور مسلمان اپنے اپنے خیموں کی طرف چلے گئے، تو مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ لوگوں کے درمیان چل رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ مجھے خالد بن ولید تک کون پہنچائے گا؟ جب اُن کے پاس پہنچے، تو خالد کجاوے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، حضورؐ خالد کے پاس بیٹھ گئے اور زخم دیکھ کر اپنا لُعابِ دہن لگایا۔ جس سے اُنہیں شفا ہو گئی۔ اس کے علاوہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، اور حضرت علیؓ بھی زخمی ہوئے تھے۔

ابتدا میں جب حنین کے میدان سے کچھ مسلمان بھاگے، تو اِن میں سے کچھ تو مکّہ چلے گئے اور وہاں یہ بتایا کہ مسلمانوں کو شکست ہو چکی ہے اور محمدؐ نعوذ باللہ قتل ہو گئے ہیں۔ اِس خبر سے مکّے میں موجود منافقین اور جن کے دلوں میں بغض تھا، وہ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ اب عرب اپنے آبائی دین پر واپس آ جائیں گے۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ حنین سے یہ خوشخبری بھی آ گئی کہ مسلمانوں کو فتح ہوئی ہے اور بنو ھوازن بہت بُری طرح شکست کھا کر بھاگ گئے ہیں۔

فتح مکّہ کے ذکر سے معاً قبل خطبہ میں سریّہ اِضم کی تفصیل میں یہ ذکر ہوا تھا کہ ایک صحابی مُحَلِّمِ بن جثامہ نے ایک ایسے شخص کو قتل کر دیا کہ جس نے گزرتے ہوئے السلام علیکم کہا تھا۔ اِس واقعے کی کچھ مزید تفصیل بھی بیان کی جاتی ہے، وہ یہ ہے کہ غزوۂ حنین کے بعد جب آنحضرتؐ غزوۂ طائف کے لیے روانہ ہو رہے تھے کہ ایک دن نمازِ ظہر کے بعد عُیَیْنَہ بن حِصن نے مقتول عامر بن اَضبط اشجعی کے خون کا مطالبہ کیا۔ اقرع بن حابس جو مُحَلِّمِ بن جثامہ کو بچانا چاہتا تھا، اِن دونوں نے آپؐ کے سامنے

بحث شروع کر دی۔ آنحضرتؐ نے عُیَینَہ کو گفت و شنید کے بعد دیّت قبول کرنے پر آمادہ فرمالیا۔ دیّت وغیرہ کا فیصلہ ہونے کے بعد مَحلِّمِ اُٹھ کر آنحضرتؐ کے پاس بیٹھ گیا، اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، اُس نے عرض کیا کہ جو بات آپؐ تک پہنچی ہے، مَیں اِس سے اللہ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ آپؐ بھی میرے لیے بخشش کی دعا فرمائیں۔ آپؐ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ اُس نے کہا کہ مَحلِّمِ بن جثامہ۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم نے شروع اسلام میں اُس کو قتل کر دیا اور آپؐ نے بلند آواز سے کہا کہ اَے اللہ! مَحلِّمِ کو نہ بخشنا! یہ جملہ سب نے سنا۔ اُس نے دوبارہ کہا کہ یارسول اللہؐ! مَیں معافی مانگتا ہوں۔ آپؐ بھی میرے لیے معافی طلب کریں۔ آپؐ نے پھر بلند آواز سے کہا تا کہ لوگ سن لیں کہ اے اللہ! مَحلِّمِ بن جثامہ کو معاف نہ کرنا۔ اور اُس نے تیسری بار پھر کہا اور آپؐ نے تیسری بار بھی وہی کہا، پھر رسول اللہؐ نے اُسے فرمایا کہ میرے سامنے سے اُٹھ کر چلے جاؤ۔ ابنِ اسحٰقؒ کی بھی ایک روایت ہے کہ اِس کی قوم کے لوگ بیان کرتے ہیں کہ بعد میں آنحضرتؐ نے اِس کی بخشش کی دعا بھی کی تھی۔

سریہ اوطاس کی تفصیل یوں ہے کہ بنو ہوازن چونکہ اپنے بیوی بچے اور سارے مال مویشی ساتھ لے کر حملہ آور ہوئے تھے اور خود تو وہ بھاگ گئے اور اب یہ سب کچھ مال غنیمت کے طور پر مسلمانوں کے ہاتھ آ گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عامر اشعریؓ کی قیادت میں ایک لشکر اُن کے تعاقب میں اوطاس کی طرف روانہ فرمایا۔ اس لشکر میں ابو موسیٰ اشعریؓ اور سلمٰی بن اکوعؓ بھی تھے۔ حضرت ابو عامرؓ نے دشمن کو دعوت مبارزت دی۔ وہاں دشمنوں کے دس بھائی تھے جو بے مثل جنگی صلاحیتوں کے باعث شہرت رکھتے تھے۔ یہ دس بھائی مبارزت کے لئے نکلے۔ ابو عامرؓ نے ان میں سے ہر ایک کو پہلے اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے مقابلے کو ترجیح دی۔ اور وہ مارے گئے۔ یوں یکے بعد دیگرے نو بھائی مارے گئے۔ دسواں بھائی جو تھا بعد میں اسلام لے آیا تھا اور کہا جاتا ہے کہ بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ بہر حال حضرت ابو عامرؓ اسی طرح بے جگری سے لڑتے رہے اس دوران ایک تیر ان کے سینے میں لگا اور ایک گھٹنے میں لگا، زخم گہرا ہونے کی وجہ سے آپؓ جانبر نہ ہو سکے۔ ابو موسیٰ اشعریؓ نے ان لوگوں سے جنگ کی اور دشمن شکست کھا کر وہاں سے بھاگ گیا۔

پھر سریہ طفیل بن عمرو دوسیؓ کا ذکر ہے۔ یہ شوّال آٹھ ہجری میں ہوا۔ آنحضرتؐ جب حنین سے طائف کی طرف چلنے لگے تو آپؐ نے طفیل دوسیؓ کو ذوا لکفین نامی بُت گرانے کیلئے بھیجا۔ آنحضرتؐ

نے اُن کو نصائح فرمائیں کہ اسلام خوب پھیلانا یعنی سلامتی کو رواج دینا، لوگوں کو کھانا کھلانا، اللہ تعالیٰ سے اِس طرح حیا کرنا جس طرح ایک باوقار آدمی اپنے گھر والوں سے شرماتا ہے۔ جب بھی کوئی غلطی یا گناہ ہو جائے، اُس کے فوراً بعد نیکی کر لیا کرنا، کیونکہ نیکیاں گناہوں کو مٹا ڈالتی ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ اپنی قوم کے لوگوں کو ساتھ لینا اور یہ کام مکمل کر کے واپس طائف چلے آنا۔ چنانچہ آپؓ نے اپنی قوم کے چار سو افراد کو ساتھ لیا اور لکڑی کے بنے ہوئے اُس بُت کو آگ لگا کر جلا دیا۔

غزوۂ طائف، یہ بھی شوّال آٹھ ہجری میں ہوا طائف نہایت مضبوط مقام تھا۔ آپؐ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی سرکردگی میں ایک ہزار فوج کا ہراول دستہ روانہ کیا، اُنہوں نے وہاں پہنچ کر طائف والوں سے مذاکرات کی کوشش کی، مگر وہ آمادہ نہ ہوئے۔ بعدہٗ آنحضرتؐ نے خود بھی طائف کا رُخ فرمایا۔ نبیٔ اکرمؐ نے ابتدا میں طائف کے بہت قریب ایک کھلی جگہ پر پڑاؤ کیا۔ ابھی لشکر نے پوری طرح قیام بھی نہ کیا تھا کہ قلعے سے تیر اندازوں نے سخت تیر اندازی کر کے بہت سے مسلمانوں کو زخمی کر دیا۔ دورانِ محاصرہ دونوں طرف سے تیر اندازی اور پتھراؤ کے واقعات بھی پیش آتے رہے۔ اِس صورتحال سے نمٹنے کیلئے آنحضرتؐ نے منجنیق لگا کر اہلِ طائف پر بڑے بڑے پتھر پھینکے۔ اِسی دوران آنحضرتؐ نے ایک مرتبہ طائف والوں کے انگوروں کے باغات کاٹنے کا بھی حکم دیا، میرا خیال ہے کہ یہ آخری حربہ تھا، جو ڈرانے کے لیے عام طور پر استعمال کیا ہو گا۔ کیونکہ بعد میں منسوخ بھی کر دیا تھا۔ آنحضرتؐ اور صحابہؓ نصف ماہ یا اِس سے بھی زائد عرصہ تک اہلِ طائف سے جنگ میں مصروف رہے۔ لیکن حنین کی شکست کا ایسا خوف اور رعب ان کے دلوں پر طاری ہو چکا تھا کہ وہ قلعے کے اندر سے لڑتے رہے اور باہر نہیں نکلے۔

آخر پر حضور انور نے دو مرحومین مکرم ڈاکٹر سیّد شہاب احمد صاحب (جو حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت سیّد اِرادت حسین صاحبؓ آف صوبہ بہار کے نواسے تھے) اور مکرم مبارک کھوکھر صاحب لاہور کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور ہر دو کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔